Regd. No. L. 5252

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

# الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۱
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم پنجشنبہ ★ ۳ شوال سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲۶ ہجرت ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۶ مئی ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۲۵

## الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار

### جماعت احمدیہ فری ٹاؤن (مغربی افریقہ) کا تار

فری ٹاؤن (بذریعہ تار) فری ٹاؤن مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مبلغ سیرالیون مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت کے لئے مورخہ ۲۱ مئی کو جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ آپ کی اچانک وفات پر دلی رنج و الم ظاہر کرتے ہوئے آپ کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس کے اختتام پر احباب جماعت نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

### گذشتہ پیر کے روز حضور کو کچھ سر درد کی شکایت رہی اور حضور نے قدرے بے چینی محسوس فرماتے رہے

ربوہ ۲۵ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری نے زیورچ سے جو اطلاعات بذریعہ تار ارسال کی ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۲ مئی "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سوائے بعد دوپہر کے باقی سارا دن اچھی رہی۔ حضرت سیدہ ام ناصر، حضرت سیدہ ام وسیم اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آج رات بخیریت زیورچ پہنچ گئے ہیں"۔

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۲۳ مئی۔ "آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو کچھ سر درد کی شکایت رہی اور حضور قدرے بے چینی محسوس فرماتے رہے۔ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سکرٹری"

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## "جو شخص رمضان المبارک کی برکات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا ہے وہی حقیقی عید منانے کا مستحق ہے"

### ربوہ میں نماز عید اور اجتماعی دعا

ربوہ ۲۵ مئی۔ کل یہاں نماز عید ٹھیک آٹھ بجے مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ نماز کے بعد خطبہ میں آپ نے بتایا کہ اسلامی عیدیں دوسرے مذاہب کی عیدوں سے دو نمایاں امتیاز رکھتی ہیں اول یہ کہ یہ خدا تعالےٰ نے خود مقرر فرمائی ہیں اور دوسرے یہ کہ اسلام نے عید کی نماز مقرر کر کے انسان کی روحانی ترقی کا بھی خیال رکھا ہے۔ اس کے بعد آپ نے عید کے فلسفہ اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ روزے خدا تعالےٰ کی طرف سے انسان کے اندر تقویٰ و طہارت پیدا کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ اور یہ عید اس خوشی کے اظہار کے لئے ہے کہ ہمیں خدا تعالےٰ نے اس عبادت کو سرانجام دینے کی توفیق بخشی ہے۔ پس جو شخص اس مقصد کو حاصل کر لیتا ہے۔ وہی دراصل حقیقی عید منانے کا مستحق ہے

خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی اور بعد میں مکرم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی امیر مقامی نے دوستوں کو شرف معانقہ بخشا۔

## ایران، عراق اور ترکیہ کے معاہدہ میں شامل ہو جائے گا

لنڈن ۲۴ مئی۔ موثر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت ایران اس وقت عراق و ترکیہ کے دفاعی معاہدہ سے وابستہ ہونے کی کارروائی کو تیز تر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ لیکن آخری فیصلہ کا اعلان فوری طور پر نہیں کیا جائے گا اخباری اطلاعات کے مطابق مسٹر حسین اعلےٰ نے کہا ہے۔ کہ ایرانی حکومت عراق و ترکی کے میثاق کی رکنیت حاصل کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ان کے بیان سے حسب ذیل باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

(۱) ایران اب یہ محسوس کرتا ہے کہ عراق ترکیہ کے معاہدہ اور اس میں برطانیہ کی شمولیت سے ایران کی پوزیشن پہلے ہی بہت مضبوط ہو چکی ہے
۲۔ اب ایران کو داخلی اعتبار سے مستحکم بنانے کی وسیع مہم جاری کی جائے گی۔ تاکہ ایران کی سرحدیں ۔۔۔

مم داخلی کمزوریاں ختم ہو سکیں اور وہ بین الاقوامی معاملات میں مضبوط موقف اختیار کر سکے۔

## مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالصدر (ج) کی

### قرارداد

مورخہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۵۵ء کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالصدر ربوہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری فضل الرحمن صاحب زعیم حلقہ ج منعقد ہوا۔ جس میں مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت منظور کی گئی۔ جس میں آپ کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی شاندار اسلامی خدمات کو نہایت پرزور الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ نیز دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی روح پر سلامتی نازل کرے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین

## عرب ممالک کی کانفرنس میں پاکستان کی شرکت

کراچی ۲۴ مئی۔ پاکستان نے عرب لیگ کے تحت منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں شرکت منظور کر لی ہے یہ دعوت لبنان کی طرف سے موصول ہوئی تھی۔ کانفرنس کا مقصد مشرق قریب اور مشرق وسطیٰ کے لئے ایک علاقائی اقتصادی تنظیم قائم کرنا ہے۔ پاکستانی وفد مسٹر تفضل علی سفیر برائے مصر مسٹر لال شاہ بخاری وزیر مختار مقیم بیروت مسٹر اکبر عادل نائب اقتصادی مشیر پر مشتمل ہوگا۔

## روس کی فضائی طاقت میں حیرت انگیز اضافہ

واشنگٹن ۲۴ مئی۔ امریکی رسالے "ایوی ایشن ویک" نے ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں ماسکو کے حالیہ فضائی مظاہرے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اس موقعہ پر ایسے ایسے نئے ہوائی جہازوں کی نمائش کی گئی۔ کہ جن کے متعلق خبریں موصول ہونے کے بعد سے امریکہ کے ہوائی فوج کے اعلےٰ افسران خاصی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ مقالے میں مزید لکھا ہے۔ کہ امریکہ نے سنہ ۱۹۵۷ء کے اختتام تک ہوائی فوج کے ۱۳۷ ونگ قائم کرنے کا جو منصوبہ بنایا ہے۔ روس کی بڑھتی ہوئی ہوائی طاقت کے مقابلے میں اس کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہ جاتی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

## خطبہ جمعہ

# ہمیں دُعا کرنی چاہیئے کہ جس غرض کے لئے ہم آئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورچ

مرتبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ مئی کو اپنی جائے اقامت Begonien Straise 2 زیورک میں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:-

حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہم نے ایک مجبوری کی وجہ سے یورپ کا سفر اختیار کیا ہے۔ لیکن ہمیں اس کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ لاکھوں آدمی پاکستان میں ہمارا انتظار کر رہے ہے۔ اور بے تابی کے ساتھ ہمارا منتظر ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ جس غرض کے لئے ہم آئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے ساتھ ہی یہ بھی دُعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ جلد ہمیں واپس لے جائے۔ تا ان لوگوں کی تکلیف کا ازالہ ہو۔ جو ہمارا انتظار کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مرہم رکھے:

## شوال کے مسنون روزے

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ شوال کے مہینے میں عید کا دن گزرنے کے بعد چھ روزے رکھتے تھے۔ اس طریق کا احیاء ہماری جماعت کا فرض ہے۔ ایک دفعہ حضرت صاحبؑ نے اس کا اہتمام کیا تھا۔ کہ تمام قادیان میں عید کے بعد چھ دن تک رمضان ہی کی طرح اہتمام تھا۔ آخر میں چونکہ حضرت صاحبؑ کی عمر زیادہ ہو گئی تھی۔ اور بیمار بھی رہتے تھے۔ اس لئے دو تین سال بعد آپ نے روزے نہیں رکھے۔ جن لوگوں کو علم نہ ہو۔ وہ سن لیں۔ اور جو غفلت میں ہوں وہ ہوشیار ہو جائیں۔ کہ سوائے ان کے جو بیمار اور کمزور ہونے کی وجہ سے معذور ہیں۔ چھ روزے رکھیں اگر مسلسل نہ رکھ سکیں۔ تو وقفہ ڈال کر بھی رکھ سکتے ہیں"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی الفضل ۸ جون ۱۹۲۲ء)

---

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

## مضمر خدا کی حکمتیں ہیں بات بات میں

از محمد ابراہیم صاحب شادؔ

شکوہ نہیں ہے گردشِ ایام سے مجھے
مضمر خدا کی حکمتیں ہیں بات بات میں

ہے مصطفےٰ کے عشق میں جب موت بھی قبول
پھر لُطف کیا ہو خضر کے آبِ حیات میں

مر کر بھی تیری راہ میں پاتے ہیں زندگی
تیری طلب ہے جن کو حیات و ممات میں

کیونکر ترے وجود سے انکار ہو سکے
جلوہ ہے تیرے نُور کا جب شش جہات میں

طے کر رہا ہے غیر ترقّی کی منزلیں
مسلم گھرا ہوا ہے ابھی مشکلات میں

ہشیار بن کے دل سے کثافت کو دُور کر
لاکھوں صنم نہاں ہیں ترے سومنات میں

اس زندگی سے موت ہے بہتر ہزار شادؔ
وہ زندگی گزرتی ہے جو لغویات میں

---

## مشرق سے مغرب کی طرف

— ایس۔ اے نسیم صاحب شیخوپورہ —

روزِ مشرق سے نکل کر سوئے مغرب جائے ہے
آج کیوں پھر روئے دل پر اک قیامت آئے ہے؟

جس "خدا کے فضل" کے اب اک جہاں گُن گائے ہے
جو سراپا درد بنکر پھر دوا ہو جائے ہے

مرحبا! اے غریبو! دولت تمہاری آئے ہے
مدّتوں دیکھا کئے جس کو خدا اب لائے ہے

حبّذا! اب قسمتِ مغرب بھی جلوہ پائے ہے
منتظر تھیں جس کی آنکھیں سامنے وہ آئے ہے

# خطبہ جمعہ

## اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کر دو۔

## ہر نئے قدم پر تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ اگست ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں

### کوئی وقت

سہولت اور آہستگی کا ہوتا ہے۔ اور کوئی وقت جلدی اور بھاگ دوڑ کا ہوتا ہے۔ کوئی وقت آدمی کے لئے عاجزی اور انکسار کا ہوتا ہے۔ اور کوئی وقت جرأت اور بہادری ظاہر کرنے کا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے بھاری بھرکم آدمی جو بظاہر تکلف کے ساتھ چلتے ہیں۔ جو ہر ایک کام میں آہستگی کے ساتھ ہاتھ ڈالتے ہیں۔ اور ہر قدم اس طرح اٹھاتے ہیں کہ دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ زمین اپنی کشش کی وجہ سے اس کو ہلنے نہیں دیتی۔ جب ایسا موقعہ آجائے۔ کہ آہستگی ان کو خطرہ میں ڈالنے والی ہو۔ اور ان کو یہ معلوم ہو جائے۔ کہ آہستگی سے کام نہیں چلے گا۔ تو وہی لوگ جلدی کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنی ساری

### سنجیدگی اور تکلفات کی چادر

کو اٹھا کر ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ایک لطیفہ مشہور ہے۔ لکھنؤ اور دہلی کے لوگ بڑے تکلف والے ہوتے ہیں۔ دہلی والے اس بات کے مدعی ہیں کہ تہذیب و تمدن کا جو نمونہ دہلی والے دکھلا سکتے ہیں۔ دوسرے لوگ نہیں دکھا سکتے۔ اور لکھنؤ والے اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ جو نمونہ تہذیب و تمدن کا لکھنؤ والے دکھا سکتے ہیں دہلی والے نہیں دکھا سکتے، عام طور پر

### دہلی والے مرزا کہلاتے ہیں اور لکھنؤ والے میر

کہلاتے ہیں۔ کیونکہ دہلی میں مغلوں کی حکومت تھی اور لکھنؤ میں شیعوں کی۔ لکھنؤ کے نواب سادات میں سے تھے۔ اور دہلی کے بادشاہ مغلوں میں سے۔ اس لئے دہلی کے بڑے بڑے رؤسا ملک میں مرزا کہلاتے تھے۔ اور لکھنؤ کے رؤسا میر کہلاتے تھے۔ اس لئے جب کوئی لطیفہ بنانا ہو۔ اور اسے دہلی یا لکھنؤ والوں کی طرف منسوب کرنا ہو۔ تو دہلی والوں کو مرزا اور لکھنؤ والوں کو میر کہتے تھے۔ اسی طرح کا

### ایک مشہور لطیفہ

ہے کہ ایک سٹیشن پر دہلی کے مرزا صاحب اور لکھنؤ کے میر صاحب جمع ہو گئے۔ جب گاڑی آئی۔ تو دونوں نے اپنے اپنے شہر کی تہذیب و تمدن کی برتری ثابت کرنے کی کوشش کی۔ دونوں ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ مرزا صاحب کہنے لگے قبلہ میر صاحب پہلے آپ تشریف رکھیئے۔ میر صاحب کہنے لگے۔ نہیں نہیں قبلہ مرزا صاحب پہلے آپ تشریف رکھیئے۔ آپ مجھے کیوں کانٹوں میں گھسیٹتے ہیں۔ اسی حیص بیص میں گاڑی چل پڑی۔ جب گاڑی چلی تو نہ میر صاحب قبلہ باقی رہا اور نہ مرزا صاحب قبلہ باقی رہا۔ دونوں ایک دوسرے کو دھکے دینے لگے۔ اور ایک نے دوسرے سے پہلے اندر داخل ہونے کی کوشش کی۔ اور جب ایک دوسرے کے راستے میں حائل ہوئے۔ تو گالی گلوچ تک بھی نوبت پہنچ گئی۔ یہ مثال اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے بنائی گئی ہے کہ بسا اوقات انسان کو اپنا

### جھوٹا وقار نازک مواقع پر

ترک کرنا پڑتا ہے لیکن جو سچی آہستگی اور سہولت ہوتی ہے۔ وہ بھی ایک موقعہ پر چھوڑنی پڑتی ہے۔ اور اگر انسان اسے نہ چھوڑے تو ذلیل اور ناکام ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب معاہدہ کے ماتحت

### مکہ میں عمرہ کے لئے

تشریف لے گئے۔ تو وہ ملیریا کا موسم تھا صحابہؓ پر راستہ میں بخار کا حملہ ہو گیا۔ اور یہ حملہ اتنا شدید تھا۔ کہ صحابہ کے لئے چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا۔ حتےٰ کہ ہتھیار اٹھانے بھی مشکل ہو گئے۔ معاہدہ کے مطابق مکہ کے لوگ جبل ابو قبیس پر چلے گئے تھے۔ اور وہاں کھڑے ہو کر مسلمانوں کو دیکھ رہے تھے۔ اس وقت جبکہ بعض مسلمانوں کے لئے طواف کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر ہنستے ہوئے فرمایا۔

### اللہ تعالےٰ کو تکبر سخت ناپسند ہے

مگر فلاں شخص کی تکبر کی چال اللہ تعالےٰ کو بہت پسند آئی ہے۔ آپ نے اس صحابی سے پوچھا کہ تم اکڑ اکڑ کر کیوں چلتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ کفار جبل ابو قبیس پر بیٹھے ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ اور بخار نے ہماری کمریں توڑ دی ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم اچھی طرح چل بھی نہیں سکتے۔ میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہمیں گرتے چلتا دیکھ کر کفار کے دل میں یہ خیال پیدا ہو۔ کہ اب ہم مسلمانوں کو مار لیں گے۔ اس لئے جب میں اس جہت میں آتا ہوں۔ جہاں سے اہل مکہ کو ہم دیکھ سکتے ہیں۔ تو میں سینہ تان لیتا ہوں اور اکڑ کر چلتا ہوں تاکہ انہیں معلوم ہو۔ کہ ہم خواہ کتنے ہی بیمار ہوں۔ ان کے مقابلہ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ اب دیکھو خدا تعالےٰ نے اس کی چال کو بہت پسند کیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا۔

جس طرح افراد کی زندگیوں میں بعض دور آہستگی کے آتے ہیں۔ اور بعض بھاگ دوڑ کے۔ اسی طرح

### قوموں کی زندگیوں پر

بھی مختلف مواقع آتے ہیں۔ کبھی ایسا موقع آتا ہے جب سستی اور غفلت کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔ اور کبھی ایسا موقع آتا ہے۔ جب سستی اور غفلت کو برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس بات کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ کہ کمزور مرتے ہیں یا طاقتور یا سارے ہی تباہ ہوتے ہیں۔

### خدا تعالےٰ کا بندہ

جس کے ہاتھ میں اس وقت جماعت کی باگ ڈور ہوتی ہے۔ بے دردی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے ماتحت اپنے ماننے والوں کی

### جان کی پروا نہ کرتے ہوئے

انہیں حکم دیتا چلا جاتا ہے۔ کہ فلاں کام اس طرح کرو۔ اور فلاں کام اس طرح۔ اور اس جماعت کے امام اور راہنما کا فرض ہوتا ہے۔ کہ جس طرح تنور میں لکڑیاں ڈالی جاتی ہیں۔ یا جس طرح دانے بھوننے والا بھٹی میں پتے ڈالتا جاتا ہے اسی طرح وہ لڑائی کے تنور میں اپنی جماعت کو جھونکتا چلا جائے۔ ہر وقت اس کے دل میں رحم کا پیدا ہونا خود اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے ظلم ہوتا ہے۔ اور اگر وہ رحم سے کام لے۔ تو وہ رحم رحم نہیں ہوگا۔ بلکہ ظلم ہوگا۔

ابھی پچھلے دنوں مجھے ایک دوست نے لکھا۔ کہ ہماری جماعت کو چاہئے۔ کہ

### یتامےٰ اور بیوگان کی خبر گیری

پر باقی کاموں کو چھوڑ کر زیادہ زور دے۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ یہ جہاد کا وقت ہے جبکہ ادنےٰ امور کی بجائے اہم امور کو اپنے سامنے رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم یتامیٰ اور بیوگان کی خبر گیری کرتے ہیں۔ اور ہماری جماعت قریباً پچاس ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ ان پر خرچ کرتی ہے۔ اتنی چھوٹی سی جماعت اپنی دوسری ذمہ داریوں کو ادا کرتے ہوئے اتنی رقم یتیموں۔ مسکینوں اور بیواؤں کے کھانے اور پہننے وغیرہ پر خرچ کر رہی ہے۔ کہ جس کی مثال دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ بعض یتامےٰ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ بعض کو تعلیم دلوائی جاتی ہے۔ اور ان میں سے بعض جو زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ ان کو

### کالجوں میں تعلیم

دلوائی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعت یتامےٰ و مساکین کے لئے غلّے کا انتظام کرتی ہے۔ اور یہ ایسا کام ہے کہ دوسری جماعتیں جو ہم سے دس گنا بڑی ہیں۔ وہ بھی ایسا کام نہیں کر رہیں۔)

پس اگر کسی وقت یہ سوال پیدا ہو جائے کہ ہم یتامیٰ کی طرف توجہ کریں یا کفر و اسلام کے مقابلہ اور احمدیت کی اشاعت کی طرف۔ اور یہ کہ اگر ہم یتامیٰ و مساکین کی طرف توجہ کریں گے تو اسلام کی عمارت کو بلند کرنے کے لئے ہمارے پاس کچھ باقی نہیں رہے گا تو اس وقت نوجوانوں کی قربانی تو الگ رہی۔

### یتامیٰ و مساکین قربانی

کرنے سے بھی مجھے دریغ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسلام کی اشاعت بہرحال مقدم ہے۔ اور یہ مقصد یتامیٰ و مساکین کی پرورش سے زیادہ اعلیٰ اور بلند ہے۔ غرض ایک وقت قوم پر ایسا آتا ہے۔ جب دوسری ساری چیزوں اور سارے خیالات کو قربان کرنا پڑتا تھا مگر . . . . . . . .

. . . . . . . . . .

. . . . . . . . . .

. . . اس وقت ہماری جماعت کے لئے نہایت ہی نازک موقع ہے اور ہر قسم کی سستی اور غفلت کو دور کرنے کا وقت ہے وہ لوگ جو سستی اور غفلت سے کام لیں گے وہ کا اس بچہ کی پیدائش میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ اور جو خوشی بچے کی پیدائش کے نتیجہ میں انسان دیکھتا ہے۔ اس خوشی میں وہ حصہ دار نہیں ہوں گے۔ دنیا میں افراد کے بچے افراد کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ مگر قوم کا بچہ قوم کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اگر احمدیت نے شان و شوکت والی زندگی حاصل کر لی۔ تو ہر احمدی کو اس نئی پیدائش کی وجہ سے ایک نئی زندگی حاصل ہوگی۔ مگر ساتھ ہی ہر قربانی کرنے والا احمدی اس بچہ (یعنی احمدیت) کی پیدائش کا موجب اور اس کا باپ سمجھا جائے گا۔ یہ

### خدا تعالےٰ کی عجیب قدرت

ہے۔ کہ افراد اور جماعت میں جو نسبت ہے کہ وہ دوسری چیزوں میں نہیں ملتی۔ اگر ہم غور کریں تو ہر فرد جماعت کا باپ ہوتا ہے اور جماعت افراد کی باپ ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ یہ بھی صحیح ہے۔ کہ بغیر افراد کے جماعت نہیں۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ بغیر جماعت کے افراد نہیں۔ یہ بھی صحیح ہے کہ جماعت افراد سے بنتی ہے۔ اور یہ بھی صحیح ہے۔ کہ افراد جماعت سے بنتے ہیں۔ یہ ایک

### عجیب قسم کا دور تسلسل

ہے جسے منطقی لوگ ناجائز قرار دیتے ہیں مگر خدا تعالےٰ کے قانون قدرت میں ہمیں یہ صحیح طور نظر آتا ہے۔ جس طرح دنیا آج تک یہ حل نہیں کر سکی کہ مرغی پہلے تھی یا انڈا اسی طرح یہ بھی پتہ نہیں لگ سکتی۔ کہ افراد سے جماعت بنتی ہے۔ یا جماعت سے افراد بنتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر افراد ناقص ہوں تو یہ نہیں ہو سکتا کہ کامل طور پر جماعت بن جائے۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ جماعت ناقص ہو۔ اور افراد اچھے قسم کے بن جائیں جب تک افراد کامل پیدا نہیں ہوتے۔ اس وقت تک جماعت بھی کامل نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک جماعت کامل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک افراد بھی کامل نہیں ہوتے۔ جتنی آزاد قومیں ہیں۔ ان کو

### عزت کا مقام

ان کے افراد کی وجہ سے حاصل ہے۔ اور جتنی عزتیں افراد کو حاصل ہیں۔ وہ جماعت کی وجہ سے ہیں۔ اگر انگلستان امریکہ۔ روس جاپان اور جرمن وہ قربانیاں نہ کرتے۔ جو انہوں نے کیں تو ان کی قوم کو کوئی زندگی حاصل نہ ہوتی۔ اب تو

### جرمنی اور جاپان

پر سیاسی لحاظ سے تباہی آ گئی ہے۔ لیکن قومی طور پر یہ قومیں ابھی زندہ ہیں۔ اگر ان کے افراد قربانیاں نہ کرتے۔ اور ان میں جماعت بندی اور تنظیم نہ ہوتی۔ تو ان کے افراد کو جو عزتیں حاصل ہیں۔ وہ بھی حاصل نہ ہوتیں انگلستان کی عزت انگریزوں کی وجہ سے ہے۔ اور ہر انگریز کی عزت انگلستان کی وجہ سے ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کی عزت اس کے افراد کی قربانیوں کی وجہ سے ہے۔ لیکن اس کے افراد کی ساری عزت یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح

### احمدیہ جماعت کی زندگی

اس کے افراد کی وجہ سے ہوگی اور احمدیہ جماعت کے نئے وجود سے افراد کو عزت ملے گی۔ پس یہ وہ وقت ہے۔ جب کہ جماعت ایک وجود کو پیدا کرنے والی ہے۔ اور اس وجود کی پیدائش پر ہر وہ فرد جس نے قربانی کی ہوگی فخر کرے گا یا بالفاظ دیگر وہ جماعت کو پیدا کرنے والا ہوگا۔ اور جماعت اسکو پیدا کرنے والی ہوگی۔ اور اسے ایک نئی پیدائش حاصل ہوگی۔ جو اسے پہلے حاصل نہ تھی۔ افراد اور جماعت کا یہ دور تسلسل ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور آئندہ بھی چلتا چلا جائے گا۔ اس نازک موقعہ پر

### ہماری جماعت کی تاریخ میں

جو تغیر پیدا ہونے والا ہے۔ وہ جماعتی لحاظ سے نہایت عظیم الشان ہے۔ کیونکہ یہ تغیر قلیل عرصہ میں ہوگا۔ اور پھر یہ تغیر ایسے لوگوں کے ذریعہ ہوگا۔ جو دنیا میں بدترین اور ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ آج دنیا میں مسلمانوں کی حیثیت کیا ہے۔ وہ ہر جگہ ذلیل سمجھے جاتے ہیں۔ کوئی ان کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ آج جرمن اور جاپان شکست خوردہ اور گری ہوئی قومیں ہیں لیکن پھر بھی ان گری ہوئی قوموں کا زیادہ لحاظ کیا جاتا ہے۔

### مغربی اقوام

ان گری ہوئی قوموں کا زیادہ خیال رکھتی ہیں۔ انہیں ان گری ہوئی قوموں کی غذا اور اور دوسری ضروریات زندگی کے پورا کرنے کا زیادہ فکر ہے۔ مگر مصر۔ شام۔ عراق ایران اور ہندوستان کے مسلمانوں کا انہیں کوئی فکر نہیں۔ ایسی قوم میں سے ایسے وجودوں کا پیدا ہونا کہ دنیا ان کے متعلق یہ کہنے لگ جائے۔ کہ اب ہمیں نظر آتا ہے کہ یہ لوگ

### دنیا پر غالب

آ جائیں گے یا کم از کم دنیا میں ایک ہیجان پیدا کر دیں گے کوئی معمولی بات نہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس کے لئے جتنی بھی قربانیاں کی جائیں۔ تھوڑی ہیں۔ عام طور پر لوگوں میں یہ مقولہ مشہور ہے۔ کہ اگر میری

### کھال کے تسمے

بنا کر بھی فلاں کی جوتیوں میں باندھے جائیں تو یہ مجھ پر احسان ہوگا۔ ایسا ہی اگر ہمارے چمڑوں کے تسمے بنائے جائیں۔ اور اسلام کا جو جسم تیار ہو رہا ہے۔ اس کے جوتوں میں باندھنے کے کام آ جائیں۔ تو یہ ایک ایسی عزت ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔ پس

### اپنے اندر بیداری پیدا کرو

اور اپنی سستیوں اور غفلتوں کو ترک کرو جب ریل گاڑی چلنے والی ہوتی ہے۔ تو جو شخص تیزی سے چلتا ہے۔ وہ گاڑی پر سوار ہو جاتا ہے۔ اور جو سستی سے کام لیتا ہے۔ وہ گاڑی پر سوار ہونے سے رہ جاتا ہے جو لوگ تیزی سے چلیں گے۔ وہ وقت پر پہنچ کر گاڑی میں سوار ہو جائیں گے۔ اور عزت حاصل کر لیں گے۔ اور جو تکلفات میں رہیں گے وہ گاڑی پر سوار نہیں ہو سکیں گے۔ اور ذلیل ہو جائیں گے۔ آخر ہر ایک نے مرنا ہے۔ اور مرتے وقت کوئی آدمی بھی اپنا مال اپنے ساتھ نہیں لے جائے گا۔ جن چیزوں کی دنیا میں قدر ہوتی ہے۔ وہ راحت۔ آرام۔ اچھا کھانا۔ پینا اور اچھا پہننا ہے اور یہ چیزیں ایک عرصہ کے بعد انسان کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر جو افراد

### اپنی قوم کی زندگی کے لئے قربانیاں

کرتے ہیں۔ ان کے نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتے ہیں۔ ہر قوم کی تاریخ میں بڑے بڑے افراد نے جو قربانیاں کی ہیں۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو عزتیں ان کو حاصل ہوئی ہیں۔ اگر ان عزتوں کو ان قربانیوں کے مقابلہ میں رکھا جائے۔ تو وہ قربانیاں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو قربانیاں کیں یا حضرت عمرؓ نے جو قربانیاں کیں۔ یا حضرت عثمانؓ نے جو قربانیاں کیں یا حضرت علیؓ نے جو قربانیاں کیں۔ وہ بے شک بہت بڑی نظر آتی ہیں۔ لیکن اگر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ دوبارہ زندہ ہو جائیں۔ اور وہ دنیا کے گلی کوچوں میں سے گذرتے ہوئے یہ سنیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے یوں فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے یوں فرمایا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے یوں فرمایا۔ حضرت علیؓ نے یوں فرمایا۔ اور دوسری طرف وہ یہ دیکھیں کہ کچھ لوگ ہاتھوں میں لٹھ لئے چلے جا رہے ہیں۔ اور غصہ کی وجہ سے ان کی آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔ ان سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کیا وجہ ہے تو وہ جواب دیتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کو فلاں شخص نے برا کہا ہے۔ یا حضرت عمرؓ کو فلاں شخص نے برا کہا ہے یا حضرت عثمانؓ کو فلاں شخص نے برا کہا ہے یا حضرت علیؓ کو فلاں شخص نے برا کہا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ان کو اپنی قربانیاں ذلیل ترین چیزیں نظر آنے لگیں گی اور وہ خیال کریں گے۔ کہ ہم نے کوئی قربانی نہیں کی۔ ایک دفعہ

### رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی

شہید ہوئے۔ اور آپ نے ان کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ سر نیچے ڈالے ہوئے افسردہ جا رہے ہیں۔ . . . . .

. . . . . .

آپ نے اس سے پوچھا۔ کیا بات ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ شہید ہو گیا ہے۔ پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ ان کے خیال سے میں متفکر ہوں آپ نے فرمایا کیا تمہیں پتہ ہے۔ کہ تمہارے باپ سے اللہ تعالےٰ نے کیا سلوک کیا ہے اگر تمہیں علم ہوتا تو تم اس طرح افسردہ نہ ہوتے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے تمہارے باپ کی روح کو اپنے سامنے حاضر کیا۔ اور کہا تم مجھ سے مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا۔ انہوں نے کہا خدایا میری صرف اتنی خواہش ہے کہ

### مجھے دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجا جائے

تا کہ میں پھر اسلام کی خدمت کرتا ہوا مارا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے اور پھر میں مارا جاؤں اور پھر مجھے زندہ کیا جائے اور پھر میں مارا جاؤں۔ میری یہی خواہش ہے کہ میں بار بار زندہ کیا جاؤں اور بار بار اسلام کی خاطر جان دوں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا مجھے اپنی جان ہی کی قسم ہے۔ کہ اگر میں نے یہ عہد نہ کیا ہوتا۔ کہ میں کسی انسان کو دوبارہ

## دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا

تو میں تیری اس خواہش کو ضرور پورا کرتا غرض یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انسان کو وقت سے پہلے قربانیاں بھاری اور گراں نظر آتی ہیں۔ ہر طالب علم جو سکول جاتا ہے۔ وہ سکول جانا کتنی مصیبت سمجھتا ہے۔ اسے سبق یاد کرنا پڑتا ہے۔ لکھائی کا کام کرنا پڑتا ہے۔ اور کبھی کبھی کام نہ کرنے پر اسے استاد سے مار بھی کھانی پڑتی ہے۔ لیکن کیا کوئی طالب علم ایسا ہے۔ جس نے بعد میں اپنے سکول کی زندگی پر نظر کی ہو۔ اور اس نے اپنی پہلی زندگی پر افسوس کیا ہو۔ نہیں کوئی طالب علم بھی ایسا نظر نہیں آئے گا۔ جو اپنی

## گذشتہ محنت پر افسوس کا اظہار

کرتا ہو۔ بے شک یہ چیزیں تکالیف کا باعث ہوتی ہیں۔ لیکن وہ کامیابیاں جو ان کے نتیجہ میں آتی ہیں۔ دائمی ہوتی ہیں اور وقتی چیز دائمی چیز کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ پس ہماری جماعت کو وقت پہچانتے ہوئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہماری جماعت کے دوستوں نے پہلے بھی اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ لیکن دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر نئے قدم پر نئی تبدیلی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلی تبدیلی اپنے وقت کے ساتھ گزر گئی۔ اور اب پھر نئی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کل کی قربانی آج کام نہیں آسکتی۔ جس طرح کل کا کھایا ہوا آج کام نہیں آسکتا۔ جماعت کے لئے اب

## ایک نیا دور

آنے والا ہے۔ ایک نیا پھیرا اور ایک نیا چکر ہے۔ جس پر اللہ تعالےٰ جماعت کو پھیرنا چاہتا ہے۔ جو اس چکر پر پھرے گا۔ اور جس طرف اللہ تعالےٰ موڑنا چاہے گا۔ مڑ جائیگا۔ وہ آنے والے فضلوں کو حاصل کرلے گا۔ لیکن جو شخص یہ کہے گا۔ کہ میں بہت سے چکر پہلے کاٹ چکا ہوں۔ اور اب تھک گیا ہوں۔ اس لئے میں یہ چکر نہیں کاٹ سکتا۔ اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی۔ جو یہ کہتا ہو۔ کہ میں نے کل پرسوں یا اترسوں کھانا کھایا تھا۔ اس لئے آج کھانا نہیں کھاؤں گا۔ جو شخص زندگی کے ساتھ کھانا ترک کر دیتا ہے۔ وہ زندگی نہیں بلکہ

## موت کا منہ

دیکھتا ہے۔ اسی طرح جو جماعتیں صرف اپنی پچھلی قربانیوں پر انحصار رکھتی ہیں۔ اور آئندہ قربانی کرنے سے رک جاتی ہیں۔ وہ زندگی نہیں بلکہ موت کا منہ دیکھتی ہیں۔

# نظریہ ارتقاء اور قرآنی موقف

(از مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم۔ ایس۔ سی واقف زندگی)

(۱)

مسئلہ ارتقاء اگرچہ ایک عرصہ تک مختلف مکاتب خیال میں باعث نزاع رہا ہے۔ مگر آج کل علم کے ہر شعبہ اور سائنس کی ہر شاخ میں اس کو بنیادی اہمیت حاصل ہے یہی نہیں بلکہ روحانی۔ معاشرتی اور اخلاقی اقدار میں بھی تدریجی ترقی کا اصل تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور نئی تحقیق کے ہر پہلو پر اسی انداز سے سوچا جاتا ہے۔ نباتات اور حیوانات کی مختلف انواع (Species) میں تدریجی نشوونما اور تکمیل کا نظریہ موجودہ سائنس نے بطور رہنما اصل کے اختیار کیا ہے۔ اس ضمن میں جو معرکۃ الآراء مباحثے اور مجادلے ہوئے۔ وہ آج کی تحقیقات کی موجودگی میں مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ مختلف حیوانات کی ارتقائی نمو میں حضرت انسان کا ذکر بھی ناگزیر تھا اور اسے اس فطرتی اعزاز کے باعث جو دوسری مخلوق پر بوجہ اپنی صلاحیتوں کے حاصل ہے اپنے متعلق یہ نظریہ تسلیم کرنے میں ذرا دیر لگی۔ مگر آج فلسفہ نے ایک طویل مزاحمت کے بعد اس مشاہدہ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے ہیں۔ جہاں تک مذہب کے ردعمل کا تعلق ہے۔ دیگر مذاہب کے نمائندوں نے تو ابتداء میں محض جذباتی بنیادوں پر اس نظریہ کی مخالفت کی۔ مگر بالآخر حقائق کے سامنے خاموش ہوگئے۔ اسلام کی زندہ اور پائندہ تعلیم قرآن حکیم نے بھی ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفٰوت ۚ فارجع البصر ھل تریٰ من فطور (ملک ع) (تو اللہ کی پیدائش میں کوئی تفاوت نہیں پائیگا۔ پس آنکھیں پھیر اور بتا کہ تجھے کوئی (خدائی قول اور فعل میں) فرق نظر آتا ہے؟)

عالم حیات میں ارتقاء کے مختلف مراحل کے متعلق بیشتر تحقیقات تو حال ہی میں ہوئی ہے۔ مگر بعض لوگوں کے نزدیک ایمپی ڈوکلز (۴۹۰ء تا ۴۳۰ء ق م) اور لکریشیس (۹۸ء تا ۵۵ء ق م) کی تحریروں میں بھی اس سے متعلق بعض کنائے ملتے ہیں۔ پندرھویں صدی میں ہمہ دان لیونارڈو نے اپنے ایک عدالتی بیان میں انکشاف کیا۔ کہ بعض پتھرائی ہوئی اشیاء (کوئلہ اور ہڈیاں وغیرہ) دراصل حیوانی اور نباتی اجسام کا مابقی ہیں۔ اس سے قریباً تین صدیاں بعد لامارک نے اپنے تفصیلی مشاہدہ پر مبنی یہ نتیجہ پیش کیا۔ جانوروں کے امتیازی اعضاء یا علامات نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ مگر بعض اوقات ماحول اور طریق زندگی ان پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں اس نے گرم ممالک میں بسنے والی بعض انواع کے بالوں کا غائب ہو جانا بیان کیا۔ جبکہ اسی نوع کے دوسرے ارکان میں جو سرد آب و ہوا میں بستے تھے۔ بدن کو ڈھانپنے کے لئے بال موجود تھے۔ اسی طرح وھیل کی پچھلی ٹانگیں اور بندروں کی ایک قسم (Spider Monkeys) کے انگوٹھے عدم استعمال کی وجہ سے رفتہ رفتہ غائب ہو گئے۔ (یہ عرصہ ہزارہا نسلوں پر پھیلا ہوا ہے) اور اس طرح نئی نسل اپنے اجداد سے باعتبار شکل و صورت اور عادات بالکل علیحدہ نوع بنی۔ یہ مشاہدات دراصل مفصل اور واضح نظریہ ارتقاء کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اسی وجہ سے لامارک کو ڈارون کا پیش رو قرار دیا گیا ہے۔

اٹھارھویں صدی کے اواخر میں انگلستان کے مشہور فلاسفر اور ماہر اقتصادیات مالتھس نے انسانی آبادی اور غذائی وسائل کی نسبتی ترقی کے متعلق اپنا نظریہ پیش کیا۔ جس کا ماحصل یہ تھا۔ کہ انسانی آبادی سلسلہ ہندسیہ میں بڑھ رہی ہے۔ جبکہ غذائی وسائل صرف سلسلہ حسابیہ میں ترقی کر رہے ہیں۔ اور اس طرح پر ایک عرصہ کے بعد غذائی پیداوار موجود آبادی کے لئے ناکافی ہو جائے گی۔ اور یوں حصول خوراک کے لئے جدوجہد (Struggle for subsistence) کا آغاز ہو جائے گا۔ اور نتیجۃً وبا یا جنگ وغیرہ کی وجہ سے انسانی آبادی پھر معمول پر آجائے گی۔ اس مرحلہ سے صرف طاقتور (افراد یا اقوام) ہی گزر سکیں گے۔ اور زندگی کی صلاحیت سے محروم (افراد، اقوام اور انواع) ہمیشہ ہمیش کے لئے نابود ہو جائیں گے۔ اسی زمانہ میں انگلستان ہی کے دو سائنسدان الفرڈ رسل ویلاس اور چارلس ڈارون مختلف ممالک میں سیاحت کر کے پودوں اور جانوروں کے مابقیہ (Fossils) تلاش کر رہے تھے۔ اور اس امر پر سرگرداں تھے۔ کہ جو انواع نابود ہو گئی ہیں۔ وہ کن حالات میں ضائع ہوئیں۔ اور موجودہ انواع سے ان کا کیا تعلق ہے۔ ۱۸۴۴ء میں ڈارون نے مالتھس سے متاثر ہو کر ایک مضمون لکھا۔ جس میں اس نے ان انواع کے نابود ہو جانے کی وجہ ان کی نااہلیت بیان کی یعنی جو انواع باقی رہیں۔ وہ ہر لحاظ سے اس قابل تھیں۔ کہ حالات کا مقابلہ کر سکیں۔ اور بوقت ضرورت اپنے کو بدلتے ہوئے ماحول کے مطابق ڈھال سکیں۔ اس طرح ڈارون نے غیر محسوس طور پر قانون بقائے اصلح (Survival of The Fittest) کو ارتقائے حیات پر چسپاں کیا۔ اس سے چودہ سال بعد ویلاس نے جو ان دنوں مشرق بعید میں ملایا کی سیاحت میں مصروف تھا۔ ڈارون کو اپنی ایک تحریر رائے کے لئے بھجوائی جس میں اس نے پودوں اور جانوروں کی انواع میں تدریجی تبدیلی کو ماحول کا کرشمہ قرار دیا تھا۔ اور بقائے اصلح کا اصل دوہرایا تھا۔ اس طرح سے گویا ڈارون کے نظریہ کی تائید ہو گئی۔ اور اس نے ۱۸۵۹ء میں اپنی تحقیقات کو ایک ضخیم کتاب The origin of species کی صورت میں شائع کیا۔ اس نظریہ کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ قدرت موجود افراد میں سے اہل ترین کو انتخاب کر لیتی ہے۔ اور یوں بدلتے ہوئے ماحول میں جہد للبقاء (Struggle for Existence) کے ذریعہ نئی انواع ظہور میں آتی رہتی ہیں۔

اس اصل کے تحت زندگی کی ابتدا ایک مہین ذریعہ حیات سے ہوئی۔ جو زمانہ کے تغیرات کے ساتھ ساتھ مختلف جہات میں بڑھتا ہوتا رہا۔ اور لاکھوں سال پر مشتمل مختلف ادوار میں سے گزرنے کے بعد پودوں اور جانوروں کی مختلف الہیئت انواع پر منتج ہوا۔ اور یہ عمل اب بھی جاری ہے۔ اس میں ذکر تھا۔ کہ انسان بھی دوسرے حیوانات کی طرح ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد موجودہ حالت پر پہنچا ہے۔ اور یہ کہ اس سے لاکھوں پشت اوپر اس کے آباؤ اجداد موجودہ انسانی ہیئت سے مختلف تھے۔ اور اور شعوری طور پر موجودہ حیوان ناطق سے کم تر تھے۔ اس نظریہ پر ہر جہت سے لے دے ہوئی۔ مشہور مفکر کارلائل نے ڈارون کو بہت رگیدا۔ دوسرے سائنسدانوں نے استہزاء کیا۔ چرچ تو خاص کر اس تعلیم پر سیخ پا ہو رہا تھا۔ اس لئے کہ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی شبیہ پر پیدا کیا۔ (پیدائش) اسی زمانہ کے لارڈ بشپ آف آکسفورڈ ڈی ولبر فورس نے ڈارون کے ایک دوست اور ہمخیال ہکسلے سے ایک مجلس میں طنزاً پوچھا کہ وہ ننھیال یا ددھیال میں سے کس جانب سے بندر سے رشتہ رکھتا ہے۔ اور اس نے جواب دیا تھا کہ "میرے لئے بندر کی اولاد کہلانا اتنا باعث شرم نہیں ہے۔ جتنا کہ حقائق کو چھپانا" غرضیکہ ہر گوشہ سے اس نوزائیدہ مکتبہ فکر پر اعتراضات کی بارش ہو رہی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ طوفان ایک حد تک تھما۔ اس دوران میں ڈارون اور اس کے ہمخیالوں کی بعض نئی تحقیقات عوام کے سامنے آئیں۔ اور وہ ایک حد تک اس نظریہ سے متفق ہو گئے۔ وہ یہ تو سمجھ گئے۔ کہ کس طرح ضرورت نہ رہنے پر ایک بھیڑ کے سینگ مسلسل نسل کشی میں غائب ہو جاتے ہیں۔ یا ایک مچھلی ایک لمبے عرصہ کے بعد ماحول کی تدریجی تبدیلی سے شتر مرغ یا ہاتھی بن جاتی ہے مگر جب اسی اصل پر یہ کہا جاتا کہ انسان بھی ایسے ہی تدریجی ارتقاء سے گزرا ہے۔ تو وہ برہم ہو جاتے اور بعض اوقات یہ جھنجھلاہٹ دیوانگی کی حدیں چھونے

(بقیہ پہلا کالم پر)

لگتی اس طوفان بحث و مجادلہ میں بعض مفکرین نے سائنس اور مذہب کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش بھی کی۔ مگر ان کی پیشکش صرف دونوں کو اپنے اپنے حلقۂ فکر تک محدود کر دینے کی تلقین ہی تھی۔ (باقی)

# دورِ اوّل کے سابقون الاوّلون کا نہایت شاندار مستقبل

یہ بفضل خدا تحریک جدید کے مجاہدوں کے لئے نہایت شاندار اور عالی شان مستقبل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ ۱۹۳۸ء میں فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید کے چندے سے تبلیغ کے لئے ایک مستقل انتظام کیا جائے گا اور یہ صدقہ جاریہ کے طور پر ہوگا۔"

"اس چندے میں حصہ لینے والوں کے متعلق میرا ارادہ ہے کہ ان کی فہرستیں بنائی جائیں:۔

(۱) "ایک وہ جنہوں نے دس سال تک" (یاد رہے کہ دس سال تک کی شرط پانچویں سال میں فرمائی تھی۔ اور پھر دس سال پورے ہونے پر اسے انیس سال تک ممتد کر دیا گیا اور اب اسی فیصلہ کے مطابق انیس ۱۹ سالہ فہرست مرتب ہو رہی ہے۔ جس میں انیس سال پورے ادا کرنے والوں کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ اگر آپ کا بقایا ہے تو آپ ۳۰ مئی تک ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کروالیں۔ وکیل المال) "قاعدہ کے مطابق چندہ دیا" (قاعدہ یہ کہ پہلے تین سال میں تو ہر سال اضافہ ہو۔ پھر چوتھے سال پچھلے سال کے برابر دیکر دسویں سال تک اضافہ کیا ہو اور بعد ازاں گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر دیکر انیسویں سال تک ہو اور اضافہ کیا ہو یا گیارھویں سال میں نویں سال کے برابر اور بارھویں سال میں آٹھویں سال کے برابر۔ علیٰ ہذا القیاس انیسویں سال میں پہلے سال کے برابر دیا ہو۔ یا اب بقایا دار اس طریق کے مطابق ادا کریں تو نام فہرست میں آجاتا ہے۔ وکیل المال)

(۲) "دوسرے وہ جنہوں نے دس سال تک ہر سال پہلے سال سے بڑھ کر چندہ دیا" (لیکن اب انیسویں سال تک ہر سال اضافہ سے دیا جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دوسرے بزرگان دین پہلے سے انیسویں سال تک اضافہ کرتے رہے ہیں۔ وکیل المال)

(اس ۱۹۳۸ء کے ارشاد کے بعد پھر فرمایا:۔

"چونکہ تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ان کی قربانی کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا جائے گا:

(۱) ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔"

(۲) "جب دس سال ختم ہو جائیں گے تو اس فنڈ کی آمد کا ایک معمولی حصہ چندہ دینے والوں کی طرف سے صدقہ کے طور پر سالانہ غرباء میں خرچ کیا جائے گا۔"

(۳) "مرکز میں ایک اہم لائبریری قائم کی جائے گی اور اس کے ہال میں ان تمام لوگوں کے نام لکھ دئیے جائیں گے۔"

(۴) "دس سال تک (اب انیس ۱۹ سال تک) ہر سال پچھلے سال سے زیادہ چندہ دینے والوں کے متعلق ایک اور چیز بھی ہے مگر ابھی میں اس کا ذکر کرنا نہیں چاہتا۔"

(۵) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کے ماتحت انیس ۱۹ سالہ فہرست ایک کتاب کی صورت میں شائع کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ اور اس میں ان سابقون الاولون کے نام لکھے جا رہے ہیں۔ جو انیس سال پورے ادا کر چکے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

"میرا ارادہ ہے کہ انیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے اور اس میں ان سب کے نام لکھے جائیں جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کیلئے دی۔" (خطبہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء)

اس کی تعمیل میں ہر شخص کا سال اول سے سال انیس سال تک کا حساب سال بہ سال فہرست میں درج ہو رہا ہے۔ پس ہر مجاہد جس کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے وہ اس تھوڑے سے وقفہ میں ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کروالیں تا ان کا نام بوجہ ادائیگی بقایا فہرست میں آجائے۔ بقایا ادا کرنے کے سبب فہرست سے کٹ نہ جائے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

## ولادت

میرے تایا زاد بھائی عزیز احمد صاحب ظفر کے ہاں ۲۷ مئی ۵۵ء بروز بدھ خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود حضرت منشی ظفر احمد کپور تھلوی کا پڑپوتا اور حامد خاں صاحب میر بخشی کا نواسہ ہے۔ احباب نومولود کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری ہمشیرہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت لائلپور تقریباً تین ماہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

طاہر احمد ظفر کلکٹر آفس دادو (سندھ)

# ماہنامہ خالد کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

## خدام الاحمدیہ ماہنامہ خالد کی اشاعت بڑھائیں

گزشتہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمائندگان مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت فرمائی تھی کہ خالد کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش کریں۔ حضور کی تقریر کا اقتباس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کیلئے شائع کیا جا رہا ہے مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کا فرض ہے کہ وہ حضور کے اس ارشاد کو بار بار مجالس کے اجلاس میں سنائیں۔ اور خالد کی خریداری کی تحریک کریں۔ حضور کا ارشاد ذیل میں درج ہے۔

فرمایا:۔ تم اپنے رسالہ کی کوئی حیثیت قائم کرو یا تو اسے ایسا علمی رسالہ بنا دو کہ ہر خادم یہ سمجھے کہ اگر میں نے اس رسالہ کو نہ خریدا تو میں علم سے محروم رہوں گا۔ دوسرا اس کو پھر ایسی عالمگیر حیثیت دے دو کہ ہر خادم اسے اپنا رسالہ سمجھے۔ کسی کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ اس رسالہ میں شائع کرا دے۔ کوئی جواب لکھتا ہے تو شائع کرا دے۔ کسی کو کوئی چٹکلا اچھا معلوم ہو تو وہ شائع کرا دے یا کسی مخالف سے کوئی پر لطف گفتگو ہوئی ہو تو وہ چھپوا دے۔ اگر کچھ نہیں لکھ سکتا تو وہ مثلاً یہی لکھ دے کہ فلاں مولوی صاحب نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا مگر مجھے اس کا جواب نہیں آیا۔ اگر دوستوں کو اس کا جواب معلوم ہو تو لکھیں اور رسالہ والے ایک سوال و جواب کا کالم کھول دیں جس میں ایسے سوالات اور ان کے جوابات درج ہوں۔ اگر تم ایسا کرو تو رسالہ کھولتے ہی ہر خادم کو یوں محسوس ہوگا کہ گویا ایک قبیلے کے مختلف افراد آپس میں باتیں کر رہے ہیں جس طرح رات کو گھر کے افراد اکٹھے بیٹھتے ہیں تو خاوند کہتا ہے مجھے یہ مشکلات پیش آئی ہیں۔ بیوی بتاتی ہے کہ اس کے ساتھ یہ یہ واقعات گذرے۔ لڑکیاں بتاتی ہیں کہ آج میری سہیلیوں سے یہ یہ گفتگو ہوئی۔ اس طرح جب تم رسالہ کھولو تو تمہیں یہ معلوم ہو کہ ایک خاندان کے افراد بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ پچیس تیس سال کی عمر میں تم الفضل میں کام کرنے کے قابل ہو جاؤ گے اب میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں علمی شغف کم ہو گیا ہے۔ اس نقص کے ازالہ کے لئے تمام خدام کا یہ فرض قرار دیا جائے کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھنا ہے۔ تاکہ جب سالانہ اجتماع ہو تو اس وقت ہر خادم کھڑا ہو کر بتا سکے کہ اس نے اس سال فلاں فلاں مضامین لکھے ہیں۔ اگر کسی کو اور کچھ نہ آتا ہو تو وہ اتنا ہی لکھ دے کہ مجھے سخت کھانسی ہے اگر کسی کو کوئی اچھا نسخہ معلوم ہو تو اطلاع دیں۔ بہرحال ہر خادم کا فرض ہوگا کہ وہ آئندہ اپنے رسالہ میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ اور جب سالانہ اجتماع ہو تو ہر خادم نے وہ رسالے اٹھائے ہوئے ہوں جن میں اس نے اتنا ہی لکھا ہو کہ میں تو مہاجر ہوں میرا مکان نہیں ملتا اگر کسی کو اس کا پتہ ہو تو بتائیں۔ پس اگر تم نے خالد جاری کیا ہے تو تم اس کی خریداری بڑھاؤ اور دوسرے ہر نوجوان کا یہ فرض قرار دو کہ وہ اس میں کچھ نہ کچھ ضرور لکھے۔ اور اگر کوئی خادم سال بھر میں کچھ بھی نہ لکھے تو اس کے متعلق یہ سمجھا جائے کہ اس نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا۔ (سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء)

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## پاکستان آرڈننس فیکٹریوں کے لئے بطور ٹیکنیکل اسسٹنٹس یو کے میں ٹریننگ

عرصہ ٹریننگ ہوگی دو یا تین سال۔ شرائط ایم۔ ایس۔ سی کیمسٹری عمر ۱-۸-۵۵ کو ۲۰ تا ۲۵ برس ہو۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۲۸۰ پونڈ سالانہ۔ ۲۵ پونڈ برائے خرید کتب۔ ۵۰۰ روپیہ کٹ الاونس ۵/۰ پونڈ سفر واپسی کے اتفاقیہ اخراجات کیلئے ۳۰ پونڈ سالانہ آرڈننس سٹڈی ٹور بطور ٹیکنیکل اسسٹنٹ تقرری پر تنخواہ ۳۶۰-۳۰-۲۷۰-۴۰-۸۵۰ اور ۸۰۰-۵۰-۱۰۰۰-۵۰-۱۰۵۰-۲/۵۰-۱۱۵۰ روپے ماہوار۔ درخواستیں ۲۶-۵-۵۵ تک بنام

Director of Ordnance Factories
21 Victoria Barracks Rawalpindi

نیز رسید خزانہ ۷/۸ روپے ہمراہ درخواست۔ (ڈان ۱۶-۵-۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

## دعائے نعم البدل

برادرم رانا محمد یوسف صاحب اے۔ آر۔ پی۔ آفیسر لائلپور کا ڈیڑھ سالہ بچہ محمد یحییٰ چار پانچ روز سے بعارضہ خسرہ بیمار تھا جو بعد میں نمونیہ بن گیا۔ بغرض علاج ربوہ لایا جا رہا تھا کہ لائلپور بس اڈہ پر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد صالح نور واقف زندگی

# "ہمیں اپنی زندگیاں اسلام کے لئے وقف کردینی چاہئیں"

## عید الفطر کی تقریب پر محمد علی اور دستی کے پیغامات

کراچی ۲۳ مئی ۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمدؐ علی نے عید الفطر کی تقریب سعید پر قوم کے نام ایک پیغام میں عوام کو نظم و ضبط اور رواداری و بردباری کی تلقین کی ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ہمیں اپنی زندگیاں ان مقاصد کے حصول کے لئے وقف کر دینی چاہئیں۔ جو اسلام نے ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں اپنے آپ کو قولاً وفعلاً اسلام کے سچے پیروکار اور اپنے آزاد ملک کے شایانِ شان شہری ثابت کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ نظم و ضبط۔ رواداری و بردباری اور اخوت ایک سچے مسلمان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ہمیں آج کے مبارک دن اللہ تعالٰی سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہمیں قوت کردار اور اخلاق کا وہ جذبہ عطا فرمائے جو ہماری انفرادی اور اجتماعی سرگرمیوں میں ان خصائص کو اجاگر کر دے۔ اور ہم اپنے آپ کو نہ صرف اسلام کے سچے پیروکار بلکہ آزاد پاکستان کے شایانِ شان شہری ثابت کر سکیں۔

پنجاب کے نئے وزیر اعظم سردار عبد الحمید خاں دستی نے بھی عید الفطر کی مبارک تقریب پر ایک پیغام میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے آیئے ہم اس مبارک تقریب پر عہد کریں۔ کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد و ہم آہنگی قائم کریں گے۔ ہم اسلام اور اپنے ملک کا بول بالا کرنے کے لئے باہمی تعاون و یکجہتی سے کام کریں گے۔ اور ہم اپنے ملک اور عوام کی بہتری کو اپنی فلاح و بہبود سے بالاتر رکھیں گے

## وزیر اعظم سے مصری سفیر کی ملاقات

کراچی ۲۱ مئی۔ مصری سفیر مقیم پاکستان مسٹر عبد الحمید سعود نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی۔ اس سے پہلے یہ خبر آئی تھی۔ کہ مصر کے وزیر مملکت کرنل انوار السادات پاکستان اور افغانستان میں کشیدگی دور کرانے کے لئے کراچی اور کابل کا دورہ کریں گے۔ ابھی تک ان کی آمد کی تاریخ کا اعلان نہیں کیا گیا۔ دریں اثنا سفارتی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ ایران بھی دونوں ملکوں میں مصالحت کرانے کی پیشکش کرے گا حکومت ایران اس سلسلہ میں تہران میں پاکستانی سفارت خانہ سے سلسلہ جنبانی کر رہی ہے۔



# آپ کی قیمت اخبار مئی ۱۹۵۵ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ وی۔پی کی رقم بعض دفعہ بڑی مشکل سے وصول ہوتی ہے۔ اور اس پر خرچ بھی زائد آپ پر پڑ جاتا ہے۔ قیمت بھجواتے وقت اور عام خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ رقم کا اندراج درست ہو سکے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

۸۴۹ چودھری علی بخش صاحب ۳۱ مئی ۵۵ء
۶۷۲۶ ماسٹر حبیب الرحمٰن صاحب " " "
۹۳۱۹ شیخ محمد محسن صاحب عبد العزیز صاحب احمدی } ۱۰ جون ۵۵ء
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ صاحب احمدی ۳۱ مئی ۵۵ء
۱۲۸۴۸ شیخ ظہور الدین صاحب بٹ ۲۳ مئی ۵۵ء
۱۶۲۱۵ میاں احمد دین صاحب ۳۱ مئی ۵۵ء
۱۸۰۸۴ چودھری محمد خان صاحب احمدی " " "
۱۸۱۱۱ خانصاحب چودھری مختار احمد صاحب ۲۵ مئی "
۱۹۵۷۰ مشتاق احمد صاحب ۳۱ مئی "
۲۰۵۳۱ چودھری فضل احمد صاحب " " "
۲۰۷۷۹ مولوی نور محمد صاحب " " "
۲۰۸۴۲ شیخ دوست محمد " " "
۲۰۹۹۰ چودھری مختار احمد صاحب ۲۰ مئی "
۲۱۲۳۴ ڈاکٹر محمد علی صاحب ۳۱ مئی "
۲۱۳۳۱ خلیفہ عبد المنان صاحب " " "
۲۱۳۶۵ ایس۔ایم حسن صاحب " " "
۲۱۳۹۹ مولوی حکیم میر احمد صاحب " " "
۲۱۷۸۷ چودھری غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ { " " "
۲۱۹۹۳ چودھری محمد ابراہیم صاحب " " "
۲۳۷۰۵ عبد الشکور صاحب لودھی " "
۲۳۷۹۵ ایم مبارک دین صاحب محمد اسلم صاحب } ۹ جون ۵۵ء
۲۳۷۹۶ چودھری عبد الرحمٰن صاحب پروپرائٹر ملتان کلاتھ ہاؤس } ۲۲ مئی ۵۵ء
۲۳۸۱۱ ناظم صاحب تبلیغ مدرسہ قاسم العلوم } ۳۱ مئی ۵۵ء
۲۳۹۳۱ منشی عبد الرشید صاحب ۲۷ مئی ۵۵ء
۲۴۲۵۰ ایم نیاز احمد صاحب قائم مقام پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ } ۲۰ مئی ۵۵ء
۲۴۲۹۶ محمد شفیع صاحب جوئیہ جٹ ۵ جون ۵۵ء
۲۴۴۰۸ محمد صدیق صاحب ۲۳ مئی ۵۵ء
۲۴۴۲۱ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ۳۱ مئی ۵۵ء
۲۴۴۱۲ شیخ عبد الرشید صاحب شرما " "
۲۴۴۱۷ محمود احمد صاحب ۲۸ مئی ۵۵ء
۲۴۴۳۶ غلام محمد صاحب ۹ جون "
۲۴۴۵۵ ملک غلام حسین صاحب ۲۲ مئی "
۲۴۵۲۲ چودھری محمد خان صاحب ۲۱ مئی "
۲۴۸۲۱ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب احمدی ۴ جون "
۲۴۸۳۹ سیکرٹری انجمن احمدیہ ترسکہ ۲۲ مئی "

۲۴۹۷۷ فقیر محمد خان صاحب ڈرائیور ۳۰ مئی ۵۵ء
۲۵۰۹۸ کمال الدین صاحب امینی آڑھتی ۱۰ جون "
۲۵۱۲۴ Capt A. H Agha sb } ۲۸ مئی "
۲۵۱۱۷ میاں رحمت اللہ صاحب ۹ جون "
۲۵۲۴۳ بخانہ مولوی چراغ دین صاحب ۲۴ مئی "
۲۵۲۴۲ ماسٹر نور احمد صاحب ۱۰ جون "
۲۵۲۹۱ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد ۲۲ مئی "
۲۵۳۰۷ ماسٹر بشیر احمد صاحب ۳۰ مئی "
۲۵۳۲۵ ایم محمد شریف صاحب امینی ۳۱ مئی "
۲۵۳۵۶ ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب ۳۱ مئی "
۲۵۳۶۴ صدر صاحب جماعت احمدیہ کنری ۲۲ مئی "
۲۵۳۷۳ حکیم جلال الدین صاحب ۳۱ مئی "
۲۵۴۴۴ شیخ محمد خورشید صاحب ۷ جون "
۲۵۴۵۰ Capt Abdul Hamid sb } ۲۴ مئی "
۲۵۵۰۶ خورشید احمد صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر } ۲۲ مئی "
۲۵۵۲۱ شیخ محمد انور صاحب احمدی ۲۵ مئی "
۲۵۵۴۷ مستری محمد غنی صاحب احمدی ۲۴ مئی "
۲۵۶۸۳ مرزا منور بیگ صاحب ۲۲ مئی "
۲۵۶۸۷ میجر سید مقبول احمد شاہ صاحب ۲۵ مئی "
۲۵۶۹۴ محترمہ آمنہ ممتاز صاحبہ ۸ جون "
۲۵۶۹۶ ڈاکٹر فضل کریم صاحب ۷ جون "
۲۵۶۹۸ شیخ عبد السلام صاحب طاہر ۸ جون "
۲۵۷۰۳ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج۔ب } ۹ جون ۵۵ء
۲۵۷۱۴ شیخ حفیظ اللہ رفیق احمد صاحبان ۳۱ مئی ۵۵ء
۲۵۷۱۶ منشی محمد نواز صاحب ۵ جون ۵۵ء
۲۵۷۱۸ کرم بی بی صاحبہ رہتاس ۶ جون "
۲۵۷۵۲ میاں مہر اللہ صاحب ۳۱ مئی "
۲۵۷۸۰ چودھری عبد المجید صاحب گرداور ۲۴ مئی "
۲۵۷۸۱ غلام سرور صاحب " "
۲۵۷۸۸ رشید احمد صاحب پٹواری نہر " "
۲۵۷۹۳ میجر ایس۔ایم ہاشم صاحب ۷ جون ۵۵ء
۲۵۸۶۸ قریشی عبد الرحمٰن صاحب منشی فاضل } ۲۵ مئی ۵۵ء
۲۵۸۸۸ شیخ عبد الوہاب صاحب کراچی ۳ جون ۵۵ء
۲۵۹۰۴ چودھری عنایت اللہ خان صاحب ۲۳ مئی "
۲۵۹۰۵ میاں غلام مرتضٰی خاں صاحب " "
۲۵۹۰۶ میاں محمد شفیق صاحب " "

۲۵۹۱۱ چودھری محمد شریف صاحب ۲۵ مئی ۵۵ء
۲۵۹۱۲ چودھری بشیر احمد صاحب " " "
۲۵۹۱۴ جماعت احمدیہ نانوڈوگر ۳۱ مئی " "
۲۵۹۱۶ دار التبلیغ مسجد احمدیہ جہانگیر پور پشاور شہر } ۳۰ مئی "
۲۵۹۱۷ دار التبلیغ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر } " " "
۲۵۹۲۱ میاں پیر محمد صاحب ۳۱ مئی "
۲۵۹۲۴ چودھری محمد اسمٰعیل صاحب " " "
۲۵۹۲۵ حکیم مرزا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ۳۰ مئی "
۲۵۹۲۹ مولوی محمد یوسف صاحب دکاندار ۵ جون ۵۵ء
۲۵۹۷۵ چودھری محمد شریف صاحب ۳۱ مئی ۵۵ء
۲۵۹۷۹ چودھری عبد الرحمٰن صاحب " " "
۲۵۹۸۱ " کریم بخش صاحب ۱۰ جون "
۲۵۹۸۷ منیر احمد صاحب مہاجر ۳۱ مئی "
۲۶۰۵۹ بابو عبد الغنی صاحب یکم جون "
۲۶۰۶۵ مسعود اقبال صاحب ۹ جون "
۲۶۰۶۶ منشی سمند رخاں صاحب ۹ جون "
۲۶۰۶۷ چودھری عنایت اللہ صاحب ۹ جون "
۲۶۰۶۹ حکیم دین محمد صاحب ۲۵ مئی "
۲۶۰۷۰ ایم۔اے سبحان صاحب ۹ جون "
۲۶۰۷۲ محمد خلیل الرحمٰن صاحب ۱۰ جون "
۲۶۰۷۵ غلام رسول صاحب ۲۶ مئی "
۲۶۰۹۱ بیگم سعید احمد صاحب ایبٹ آباد } ۲۴ مئی "
۲۶۰۹۳ مرزا احسان الحق صاحب ۲۴ مئی "
۲۶۱۱۳ سید محمد احمد صاحب ۲۶ مئی "
۲۶۱۱۷ سمیع اللہ صاحب سیال ۴ جون "
۲۶۱۴۳ مولوی محمد دین صاحب ۱۰ جون "
۲۶۱۵۴ محمد سعید احمد صاحب لاہور ۲۴ مئی "
۲۶۱۵۹ حوالدار عبد الرحیم صاحب ۲۵ مئی "

## جرأت، دیانت اور سچائی کے ساتھ اپنا فرض ادا کیجئے

### قوم کے نام خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح کا پیغام

کراچی ۲۸ مئی۔ خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے قوم کے نام اپنے عید کے پیغام میں کہا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو حوصلہ مندی۔ دیانت اور خلوص کے ساتھ اپنا فرض انجام دینا چاہیے۔ کیونکہ صرف اسی صورت میں ہم ان عظیم مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے ہمیں کبھی جوش و ولولہ عطا کیا تھا۔ اور جو آج ہم میں جینے کا عزم پیدا کر رہے ہیں۔

### بغاوت کے الزام میں سزائے موت

شنگھائی ۲۸ مئی۔ فوجی ٹربیونل نے ۳۱ اشخاص کو حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے الزام میں سزائیں دی ہیں۔ نو کو سزائے موت اور ۲۲ کو عمر قید کی سزا کا حکم دیا گیا ہے۔



روزنامہ الفضل ... رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۳۵۳